اسلام میں حسن اخلاق کی بڑی اہمیت ہے' حسن اخلاق کے بغیر انسان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بے سایہ اور بے پھل درخت' دنیا اس انسان کو خوبصورت کہتی ہے جس کا چہرہ اس کی آنکھیں' اس کے بال اور اس کے ہاتھ پاؤں خوبصورت ہوں لیکن حقیقت میں خوبصورت انسان وہ ہے جس کا دل نرم ہو' جو اخلاق حسنہ سے مزین ہو' دل میں ایمان کامل ہو' محبت ویقین اور امید وخوف ہو' شرک وکفر' نفاق وریا کاری جیسی غلاظتوں اور برائیوں سے اس کا دل پاک وصاف ہو۔ اللہ کا ارشاد ہے ﴿يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (88) إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴾ (89) الشعراء) یعنی: وہ دن یاد کرو جس دن مال واولاد کام نہیں آئے گی' کامیاب وہ ہوگا جو سلامتی والا دل لے کر آئے گا۔

انسان کے اندر دو صفات ہوتی ہیں۔ خَلقی یعنی پیدائشی صفات: یہ وہ صفات ہیں جن پر اللہ رب العالمین کسی شخص کو پیدا فرماتا ہے انہیں بدلا نہیں جا سکتا' جیسے کوئی کالا ہے تو گورا نہیں بن سکتا' کسی کا قد چھوٹا ہے تو وہ اپنا قد بڑھا نہیں سکتا' جس خاندان وقبیلہ میں پیدا ہوا ہے وہ اس کو بدل نہیں سکتا' اسی لئے اللہ کے یہاں یہ ساری چیزیں تقوی کا معیار نہیں ہیں' تقوی کا معیار دوسری صفات ہیں جنہیں خُلقی صفات کہا جاتا ہے یہ صفات کسبی ہوتی ہیں' یہ صفات اچھی بھی ہوسکتی ہیں اور بری بھی' انسان ان صفات کو محنت وکوشش سے' تجربہ اور صحبت سے حاصل کرسکتا ہے' اگر اچھی صفات حاصل کرتا ہے تو یہ محمود ومطلوب ہے' اللہ کے یہاں انہیں صفات اور خوبیوں کا اعتبار ہے۔ علم سیکھنے سے آتا ہے اور بردباری کی عادت ڈالنے سے بردباری آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اچھی صحبت کی مثال عطر فروش سے اور بری صحبت کی مثال لوہار (بھٹی پھونکنے والے) سے دی ہے۔ (بخاری ومسلم) اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

انسان کا اصلی زیور لباس نہیں' انسان کا حقیقی اور اصلی زیور حسن اخلاق اور تقوی ہوتا ہے' دنیا وآخرت میں کامیابی کا دارومدار اسی پر ہے۔ اس لئے کہ اخلاق حسنہ دین ہے ایمان واحسان ہے' تقوی اور عبادت ہے' پرسکون زندگی گزارنے کا دستور ولائحہ عمل ہے۔

معاشرے میں امن وسکون کا انحصار حسن اخلاق پر ہے' وہ ہر انسان کی ضرورت ہے' لوگوں کے دل اخلاق سے جیتے جاتے ہیں' اخلاق مند انسان سب کا محبوب بن جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دشمن بھی اس کے گرویدہ ہوجاتے ہیں' بہت پہلے یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر دلوں کو فتح کرنا ہے تو اخلاق سے جیتو' حسن اخلاق عداوتوں اور رنجشوں کو ایسے ہی پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ اور گرمی برف کو پگھلا دیتی ہے' اللہ کا ارشاد ہے : ﴿ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴾ (34) فصلت) یعنی: "نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتے' برائی کا جواب بھلائی سے دیجئے' پھر تمہارا دشمن گہرا دوست ہوجائے گا"۔

قال الإمام ابو حاتم الرازی رحمه الله :الواجب علی العاقل أن یتحبب الی الناس بلزوم حسن الخلق ' وترک سوء الخلق ' لأن الخلق الحسن یذیب الخطایا کما تذیب الشمس الجلید (جما ہوا پانی) وان الخلق السيء يفسد العمل كما يفسد الخل العسل .

ترجمہ: عقلمند پر واجب ہے کہ حسن اخلاق کو اپنا کر اور برے اخلاق کو ترک کر کے لوگوں کا محبوب بن جائے' اچھا اخلاق خطاؤں کو اسی طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ جمے ہوئے پانی کو' اور بد خلقی عمل کو ایسے ہی برباد کر دیتی ہے جیسا سرکہ شہد کو۔

اخلاق ضائع ہونے سے امتیں ضائع ہوجاتی ہیں' عربی شاعر کہتا ہے:

(انما الأمم الأخلاق ما بقيت فان هم ذهبت أخلاقهم ذهبوا)

امتیں اخلاق سے باقی رہتی ہیں' اگر ان کا اخلاق ختم ہوگیا تو وہ بھی ختم ہوجاتی ہیں۔

حسن اخلاق اسلام کی اشاعت کا ایک اہم سبب رہا ہے کئی غیر مسلم ملکوں نے مسلمان تاجروں کے حسن اخلاق سے اسلام قبول کرلیا' ان کی سچائی' امانت داری ودیانت داری' عہد کی پاسداری' ان کا عدل وانصاف' عفوودرگزر' صبر وبرداشت ان کے نرم اخلاق سے متاثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔خود کفار ومشرکین کی اکثریت نے آپ ﷺ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر اسلام کو قبول کیا لیکن افسوس ہے کہ کل تک جو اسلام کی طرف راغب کرنے کا ایک بڑا ہتھیار تھا آج وہی ہتھیار کند ہوگیا ہے' آج مسلمانوں میں اچھے اخلاق ختم ہوکر ان کی جگہ برے اخلاق آ گئے' تو مسلمانوں اور غیروں کے درمیان ایک خلیج قائم ہوگئی' بلکہ خود مسلمانوں کے اپنے درمیان دوریاں اور نفرتیں بڑھ گئیں۔

قارئین کرام! دین اسلام میں حسن اخلاق کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آپ کی بعثت کا ایک مقصد حسن اخلاق کی تکمیل بھی تھا

بعثت لأتمم مكارم الأخلاق (امام مالک)

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ ﷺ کا اخلاق کتنا عظیم رہا ہوگا کوئی اسے بیان بھی نہیں کرسکتا مکہ مکرمہ کے کفار ومشرکین کو نبی کریم ﷺ سے ہزار دشمنی ہے لیکن اپنی ساری امانتیں نبی ﷺ کے پاس ہی رکھتے تھے۔آپ ﷺ کا لقب ہی انہوں نے صادق وامین رکھ دیا تھا۔

حسن اخلاق: دو اہم چیزوں کے مجموعے کا نام ہے:

(۱) **بذل الخير** یعنی: لوگوں کے لئے خیر کرنا یا لوگوں کو خیر پہونچانا' جیسے صدق' امانت داری' دیانت داری' مہمان نوازی' خندہ پیشانی سے ملنا' لوگوں کو معاف کردینا' غصہ کو پی جانا' قدرت کے باوجود کسی سے انتقام نہ لینا' لوگوں پر احسان کرنا' صبر کرنا' احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ کرنا' تواضع وخاکساری اختیار کرنا' پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا' حلم وبردباری سے پیش آنا' نرمی کرنا' وعدوں کو پورا کرنا' رازوں کی حفاظت کرنا' زبان کی حفاظت کرنا' لوگوں کی عزت وناموس کی حفاظت کرنا' لوگوں کے کام آنا' لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا' لوگوں کے بارے میں حسن ظن رکھنا' خدمت خلق کرنا ' لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرنا ایثار کرنا' صدقات وخیرات کرنا۔

(۲) دوسری چیز **كف الشـــر** یعنی: لوگوں سے شر اور تکلیفوں کو دور کرنا۔اسی طرح اپنے آپ کو مذموم اخلاق سے دور رکھنا جیسے شرک وکفر' بدعات وخرافات' شہرت وریاکاری' حسد' کینہ وکپٹ' آپسی رنجش' بغض وعداوت' تکبر وغرور' جھوٹ' ظلم وزیادتی' غیبت وچغلخوری' کسی کے ٹوہ میں پڑنا' لوگوں کو ہمیشہ شک کی نظروں سے دیکھنا' کسی سے انتقام لینا' احسان فراموشی' خدمت خلق سے جی چرانا' کسی کے کام نہ آنا' جھوٹ بولنا' تکلیف دہ چیزوں کو راستوں سے نہ ہٹانا' چوری بے ایمانی' رشوت لینا دینا' کسی کے سودے پر سودا کرنا' آپس میں اختلاف اور غصہ کرنا' لوگوں کو حقیر جاننا' رازوں کا افشاء کرنا' یہ سب مذموم اخلاق ہیں' یاد رہے استطاعت کے باوجود برائی اور شرک وبدعت پر خاموشی حسن اخلاق نہیں ہے۔

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی کے ساتھ شر نہیں کرتا لیکن بھلائی بھی نہیں کرتا اس میں حسن اخلاق کا کم سے کم ایک پہلو ہوتا ہے۔یہ بھی نیکی ہے یہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں کو نفع پہنچانے کے بجائے نقصان اور شر پہونچائے۔کیونکہ کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں: (۱) نقصان پہونچانے والے یہ برے لوگ ہوتے ہیں۔(۲) نہ نقصان پہونچانے والے نہ فائدہ ان میں حسن اخلاق کا ایک پہلو ہوتا ہے (۳) نقصان دور کرے اور فائدہ بھی پہونچائے۔یہ اونچے درجے کا شخص ہے۔

لیکن یہ یاد رہے کہ حسن اخلاق کے دو پہلو ہیں ایک کا تعلق اللہ کی ذات سے ہے دوسرے کا تعلق بندوں سے ہے' اللہ سب سے زیادہ ہمارے حسن اخلاق کا مستحق ہے' اگر کسی کے پاس اللہ کے ساتھ حسن اخلاق نہیں ہے لیکن وہ بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے' کیونکہ آخرت میں کامیابی کا دارومدار اللہ کے ساتھ حسن اخلاق پر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **أکمل المؤمنین ایمانا أحسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم** (سنن ترمذی) یعنی: کامل ایمان والے وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں اور تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہو۔

سئل رسول الله ﷺ أی الإیمان أفضل قال : حسن الخلق. (مسند أحمد، والخرائطی فی مکارم الأخلاق) آپ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے افضل ایمان کون سا ہے؟ فرمایا: حسن خلق۔

اللہ کے ساتھ حسن اخلاق یہ ہے کہ انسان کامل ایمان والا ہو اللہ کی الوہیت و ربوبیت اور اس کے تمام نام وصفات پر مکمل ایمان رکھتا ہو' اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو' نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر خالص اللہ کی عبادت کرنے والا ہو' بدعات وخرافات سے دوری اختیار کرنے والا ہو سلف صالحین کے نقش قدم کی پیروی کرنے والا ہو' اللہ کے احکام واوامر کا پابند ہو' اسکی منع کردہ چیزوں سے دور رہنے والا ہو اور ان چیزوں سے محبت کرنے والا ہو جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور ان چیزوں سے بغض رکھنے والا ہو جن سے اللہ بغض رکھتا ہو۔ یہ اور اس جیسی دیگر چیزیں اللہ کے ساتھ حسن اخلاق میں شامل ہیں۔ یعنی اللہ کے ساتھ حسن اخلاق توحید ہے ایمان واحسان ہے' اس کے بغیر انسان کی کامیابی ناممکن ہے' چونکہ اللہ پر ایمان حسن اخلاق کا سب سے بڑا پہلو ہے اسی حسن اخلاق پر آخرت میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے' صرف بندوں کے ساتھ حسن اخلاق سے انسان جنت کا حقدار نہیں ہوسکتا' مشرک وبدعتی کبھی بھی اللہ کے ساتھ حسن اخلاق کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ وہ اللہ کے ساتھ سب سے زیادہ بدخلقی و بےحیائی و بےشرمی کا ارتکاب کرنے والا ہوتا ہے۔

لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کا مطلب امام حسن بصری کا فرمان ہے: اچھا اخلاق احسان' فیاضی' اور مصائب وآلام پر صبر کرنے کا نام ہے۔

امام ابن مبارک فرماتے ہیں: حسن خلق' خندہ پیشانی وفیاضی سے پیش آنا اور لوگوں سے انکے مصائب وآلام کو دور کرنے کا نام ہے۔

امام احمد فرماتے ہیں: حسن خلق یہ ہے کہ آپ کسی پر غضب وترش روئی کیساتھ پیش نہ آئیں اور کسی کے بارے میں کینہ نہ رکھیں۔

بعض سلف کا قول ہے: اللہ تعالے کے لئے غصّہ کو پی جانا' اور خندہ پیشانی کیساتھ ملنا سوائے بدعتی سے' اور لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا' سوائے اسکے کہ آپ تادیباً سزا دیں یا شرعی حد نافذ کریں اور ہر مسلمان اور معاہد کی تکلیف کو رفع کرنا الا کہ آپ کسی برائی کو روکنے یا کسی مظلوم کا حق دلانے کیلئے کسی کو جائز حد تک تکلیف پہنچائیں جو ظلم پر مبنی نہ ہو۔ [دیکھئے حافظ ابن رجب کی کتاب جامع العلوم والحکم ص۱۸۲]

اللہ تعالی ہم سب کو اعلی اخلاق کا پیکر بنائے اور برے اخلاق سے دور رکھے آمین۔